20

تِتلی اور گُلاب

ایک تھی تِتلی اور ایک تھا گُلاب کا پھول، دونوں باغ کے ایک کونے میں الگ تھلگ رہتے تھے۔

تِتلی گلاب کے پھول کو اپنا سُہانا ناچ دِکھاتی اور گلاب اُسے دیکھ دیکھ جھومتا، اور مارے خوشی کے اپنی ساری پتّیاں کھول دیتا کہ تِتلی جتنا رس چاہے چوس لے۔دونوں میں دوستی تھی اور اپنی چند روزہ زندگی خوش خوش گزار رہے تھے۔

باغ کے جس حصّے میں یہ دونوں رہتے تھے، وہ ایسا بے رونق تھا کہ تِتلیاں اور بھونرے اُدھر کبھی رُخ نہ کرتے تھے۔وہاں گلاب کا صرف ایک ہی پیڑ تھا۔ اُس میں کلیاں تو کئی تھیں مگر پھول یہی ایک کِھلا تھا۔ چنانچہ تِتلی گلاب کے پھول کو دُنیا کا سب سے حسین پھول سمجھتی تھی اور گلاب کا پھول تِتلی کو دنیا کی سب سے حسین تِتلی۔دونوں کی زندگی بڑے امن اور چین سے گزرتی تھی۔

ایک دن اِتّفاق سے تِتلیوں کا ایک جُھرمٹ اُدھر آ نِکلا، وہ سب کی سب حسین تھیں۔ ان کے پَر رنگ برنگے اور نازک تھے اور ان پر نہایت خوش نما چِتّیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ تِتلی خوب صورتی میں ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچتی تھی۔ اس کے پَر نازک تو تھے مگر اُن کا رنگ نہ سرخ تھا، نہ نیلا اور نہ اَرغوانی۔ وہ سفید تھے اور بس۔

not to be republished

تتلی اور گلاب کا پھول بڑی حیرانی سے اُنھیں دیکھنے لگے۔

یہ جھُرمٹ باغ کے اس کونے میں صرف پل بھر کے لیے رُکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔تتلیوں کو شاید باغ کا یہ ویرانہ ناپسند آیا۔ انھوں نے یہ سمجھ کر کہ یہاں ہمارے حسن کو پرکھنے والا تو کوئی ہے نہیں، یہاں کیا ٹھہرنا۔باغ کے اُس حصّے کا رُخ کیا جہاں چہل پہل اور گہما گہمی تھی۔ رنگا رنگ اور قسم قسم کے پھول کھِلے تھے۔سنگ مرمر کا حوض تھا۔ وہ چاہتی تھیں کہ اس کے شفاف پانی میں اپنا عکس دیکھیں اور حوض کی لال لال خوب صورت مچھلیوں سے باتیں کریں۔

اُن تتلیوں کے اِدھر آجانے سے اس تتلی اور گلاب کی زندگی جیسے یک بیک بدل سی گئی۔ اب وہ پہلے کی طرح خوش نہ رہے۔تتلی کو آج پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ دنیا میں اِس سے کہیں بڑھ کر حسین تتلیاں موجود ہیں۔ اس کا دل ٹوٹ گیا۔اُدھر گلاب کا پھول اپنی دوست کو غمگین دیکھ کر دِل ہی دِل میں کُڑھنے لگا۔

آج تتلی نہ پہلے کی طرح گلاب کے اِردگرد ناچی، نہ اس کی پتّیوں پر بیٹھ کر رس پیا۔ دن بھر دونوں چُپ چُپ رہے۔آخر دن تمام ہُوا اور چاروں طرف شام کا اندھیرا پھیلنے لگا،تتلی رات کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی گود میں سویا کرتی تھی۔ مگر آج وہ اس کی شاخ کے اُن پتّوں میں جن میں کانٹے ہی کانٹے تھے مُنہ چھپا کر پڑ رہی۔معلوم ہوتا تھا اپنی بدصورتی کی وجہ سے گلاب کے پھول سے دُور رہنا چاہتی ہے۔

رات ہوئی۔پَرندوں کے چہچہے تھم گئے۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔جگنو روشنیاں لے کر باغ میں چوکیداری کرنے نکل آئے۔سب چرند پرند سونے کی تیّاریاں کرنے لگے مگر گلاب کے پھول کو نیند

کہاں۔ وہ اپنے دوست کے غم کا راز سمجھ گیا تھا اور دل ہی دل میں ایسی تدبیریں سوچ رہا تھا جس سے تتلی حسین بن جائے۔

آدھی رات گزر گئی مگر پھول اب بھی سوچ رہا تھا۔ یکا یک ایک ترکیب اس کے ذہن میں آئی۔ اس نے جھک کر تتلی کی طرف دیکھا۔ وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر شاخ کے ہرے پتّوں میں بے خبر سو رہی تھی۔ پھول نے اپنا سارا زور لگا کر اپنی پتّیوں کو سُکیڑنا اور ان کی نازک رگوں سے سُرخ رس کھینچنا شروع کیا۔ اِس عمل سے پھول کو بہت تکلیف ہوئی مگر وہ پھر بھی خوش تھا کیونکہ یہ سب تکلیف وہ اپنے دوست کو خوش کرنے کے لیے اٹھا رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں پھول کی کٹوری سے سرخ سرخ قطرے اس جگہ ٹپکنے لگے جہاں تتلی اپنی بدصورتی کا غمناک خواب دیکھ رہی تھی۔ رات بھر گلاب کے پھول کے یہ سرخ سرخ قطرے تتلی کے سفید ملگجے پَروں پر گرتے اور ان میں جذب ہوتے رہے، صُبح کو سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تتلی کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی نظر جیسے ہی اپنے پَروں پر پڑی اس کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی۔ اب اس کے پَر ان تتلیوں کے پَروں سے بھی زیادہ خوشنما تھے جو ایک دن پہلے ادھر سے گذری تھیں۔ سفید سفید پَروں پر سرخ سرخ چِتّیاں یوں چمک رہی تھیں گویا تتلی کے پَروں پر ننّھے ننّھے لعل ٹکے ہوں۔ ایک بات اس کے پَروں میں ایسی تھی جو دُنیا کی کسی تتلی کے پَروں میں نہیں تھی، وہ یہ کہ اس کے پَروں سے گُلاب کی بھینی بھینی خوشبو نکلتی تھی جیسے گُلاب کا عطر لگا رکھا ہو۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

سُہانا	پیارا، لُبھانے والا
حَسین	خوب صورت
جھُرمٹ	جھُنڈ
خوش نما	اچّھا لگنے والا
اَرغوانی	گہرا نارنجی، سرخ
گہما گہمی	چہل پہل
شفّاف	صاف ستھرا
دل ٹوٹنا	مایوس ہونا
غمگین	غم میں ڈوبا ہوا
راز	بھید
غم ناک	غم سے بھرا ہوا
مَلگجا	مٹّی کے رنگ کا
لعل	ایک خوب صورت قیمتی پتّھر

غور کیجیے:

- تِتلیاں پھولوں سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں اور رنگ برنگی تِتلیوں کے بیٹھنے سے پھول اور بھی خوب صورت نظر آتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

- عام طور پر گلاب کی کیاری کو گلاب کا پودا کہا جاتا ہے لیکن یہاں مصنّف نے اُسے گلاب کا ’ پیڑ‘ لکھا ہے۔
- اِس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسانوں کی طرح دوسرے جان دار بھی دوستوں کے لیے قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ تِتلیوں کے جھُرمٹ کو باغ کا ویران کونا کیوں پسند نہیں آیا؟
2۔ تِتلی کو کیسے پتہ چلا کہ دنیا میں اس سے بھی حسین تتلیاں موجود ہیں؟
3۔ تِتلی کو کس بات کا افسوس تھا؟
4۔ گلاب کا پھول کیوں نہیں سو سکا؟
5۔ سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تِتلی کی آنکھ کھلی تو اس نے کیا محسوس کیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے لفظوں سے پُر کیجیے:

حیرانی　　بھینی بھینی　　تِتلیوں　　حسین　　خوب صورتی　　خوش نما

1۔ ایک دن اِتّفاق سے .... کا ایک جھُرمٹ اُدھر آ نِکلا۔
2۔ وہ سب کی سب .... تھیں۔
3۔ اس کے پَروں سے گلاب کی .... خوشبو نکلتی تھی۔
4۔ اِن پر نہایت .... چتّیاں پڑی ہوئی تھیں۔
5۔ یہ تِتلی .... میں ان کی گَرد کو بھی نہ پہنچتی تھی۔
6۔ تِتلی اور گلاب کا پھول بڑی .... سے اُنھیں دیکھنے لگے۔

© NCERT not to be republished

اِن لفظوں کے نیچے اُن کے متضاد لکھیے :

الف	خوشی	ویران	پھول	بدصورتی	تکلیف	خوش نما	خوش بو
ب							

اِس سبق میں کچھ الفاظ جوڑوں میں استعمال ہوئے ہیں۔اُن لفظوں کو اشارے کے مطابق صحیح ترتیب سے لکھیے :

مثال : رنگ + برنگے = رنگ برنگے

چھل — رنگ — ....

رنگا — پھل — ....

گھما — بیک — ....

یک — پرند — ....

چرند — گھمی — ....

نیچے دیے گئے لفظوں میں سے 'اِسم معرفہ' اور 'اِسم نکرہ' تلاش کرکے صحیح خانے میں لکھیے :

رس، شاخ، کلیاں، گلاب، سفید، اَرغوانی، رات، چوکیدار، پھول، باغ، عطر، جگنو، بھونرے، تِتلی، لعل، حوض

اِسم معرفہ								
اِسم نکرہ								

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں کے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

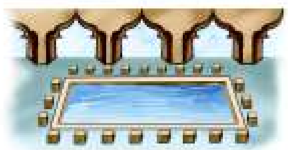

اِن جملوں کو درست کر کے لکھیے:

1۔ ایک تھا تتلی اور ایک تھا گلاب کی پھول۔

2۔ تتلی گلاب کی پھول کو اپنا ناچ دکھاتا۔

3۔ گلاب اسے دیکھ کر جھومتی۔

4۔ دونوں میں دوستی تھا۔

© NCERT not to be republished